Fikr-o-Nasar (Islamabad) 39:4 (2002)

قرآن کریم کے لاطینی تراجم-ابتدائی دور

از: ھرٹموٹ بابزین ☆

ترجمہ و تلخیص: ڈاکٹر احمد خان ☆☆

[برلن اور نیویارک سے بیک وقت شائع ہونے والا رسالہ Der Islam جو جرمن مستشرقین کا ایک گونہ آرگن بھی ہے، اسلام سے متعلق کافی تحقیقی مضامین شائع کرتا رہتا ہے۔ مندرجہ ذیل مضمون اس رسالے کی جلد نمبر۷۰ کے شمارہ نمبر۲ (۱۹۹۳ء) میں شائع ہوا، جس کا ترجمہ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔ قرآن کریم کے تراجم سے یورپین علماء کا تعلق بہت قدیم ہے۔ یورپ میں اسلامی علوم کے لاطینی تراجم، جن کی بدولت وہاں Renaissance کی ابتدا ہوئی، ان کے شروعات میں قرآن کریم کا لاطینی ترجمہ بھی شامل ہے۔ اسلام سے واقفیت کے لیے قرآن کریم کے یورپی زبانوں میں تراجم عیسائیت کے ابتدائی فکری رجحان کا پتہ دیتے ہیں اور اسلام کے بارے میں لاشعوری توجہ کے مظہر ہیں، جس کے سمجھنے کی فی زمانہ ایک ابدی ضرورت ہے۔

مقالہ نگار ھرٹموٹ بابزین (Hartmut Bobzen) نے "قرآن، نشاۃ ثانیہ کے وقت" Der Koran in Zeitalter der Reformation کتاب لکھی ہے جس میں اس عہد میں قرآن کریم کے تراجم اور عیسائیت کا اس سے واسطہ تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ اس مستشرق کا یہ مضمون کئی صداقتوں کے علاوہ بیش قیمت معلومات رکھتا ہے، جو قارئین کے لیے دلچسپی سے خالی نہیں ہیں۔

اس مضمون کا فارسی ترجمہ اس سے قبل ایران کے علمی شہر قم میں حالیہ قائم کردہ "مرکز ترجمۂ قرآن مجید بہ زبان ہائی خارجی" کے رسالہ "ترجمان وحی" شمارہ ۷ میں ہو چکا ہے، جو مصنف کے حوالہ جات کے بغیر ہے، مگر ہم نے قارئین کی ضرورت اور اس ضمن میں مزید معلومات کے حصول میں سہولت کی خاطر وہ حوالہ جات بھی دیئے ہیں۔ مترجم]

جب مسلمانوں کے سائنسی لٹریچر نے قرون وسطی کے یورپ کو اپنی طرف متوجہ کیا تو عربی سے لاطینی زبان میں تراجم کی طرح پڑی، پھر یہی تراجم یورپ میں علوم و فنون کی

☆ ایرلنگن یونیورسٹی فورڈ برگ جرمنی

☆☆ ۳۲۳-شہزاد ٹاؤن، اسلام آباد

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

احیاء کا سبب بنے[۱]۔ مگر ان علوم میں مسلمانوں کے مذہبی علوم کا حقیقی معنوں میں کوئی عمل دخل نہ تھا۔ اس عربی اسلامی لٹریچر سے مسیحی علماء جو عربی علوم و فنون سے بظاہر دلچسپی رکھتے تھے، اندرونی طور پر سخت متنفر تھے، اور یہ تنفر منزل من اللہ قرآن سے بطور خاص تھا۔

قرون وسطیٰ میں عیسائیوں کی توجہ جملہ اسلامی علوم کی طرف اس قدر نہ تھی جس قدر کہ وہ مسلمانوں کے فلکیات یا طبی فنون کی طرف دھیان دیتے تھے، جبکہ قرآن کی طرف ان کی توجہ صرف مذہبی محرکات کا نتیجہ تھی۔ مسلمان انجیل کی صحت پر اعتبار نہیں رکھتے وہ اس میں تحریف کے قائل ہیں۔ علاوہ بریں قرآن کو انجیل کی تنسیخ کرنے والا اور اللہ تعالیٰ کا آخری کلام سمجھتے ہیں، جو محمد رسول اللہ [صلی اللہ علیہ وسلم] پر نازل ہوا ہے۔ باہمی مختلف عیسائی فرقوں نے اس کے برعکس یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ مسلمانوں کا قرآن کوئی نئی چیز نہیں بلکہ محض بائبل کی تلخیص ہے، اور یہ کہ محمد[صلی اللہ علیہ وسلم، نعوذ باللہ] ایک ''جھوٹے'' رسول ہیں۔ چنانچہ قرآن کی تکذیب اسلام کے تعارف کے ساتھ ہی عیسائیوں کی ایک لاشعوری سوچ بن گئی جو قرآن کے ترجمہ پر اثر انداز رہی ہے۔

۲۔ طلیطلہ میں قرآن کریم کا قدیم لاطینی ترجمہ اور اس کے اثرات

قرآن کریم کا لاطینی زبان میں ترجمہ پہلی مرتبہ معزز پیٹر (Peter 1092-1156) کے ایماء پر ہوا جو کلونی (Cluny) کے کلیسا کے راہب تھے[۲]۔ سن ۱۱۴۲ء میں اندلس میں موجود کلونی خانقاہوں کے معائینے کے موقعہ پر اس راہب نے دو علماء کی خدمات حاصل کیں اور ان کے ذمہ لاطینی تراجم کے مختلف منصوبے لگائے جن کے ذریعے مسلمانوں کو نہایت ہی نامعلوم طریقے سے عیسائیت کی طرف مبذول (Convert) کرنا تھا۔ قرآن کریم جو مسلمانوں کے مذہب کی معلومات کا مرکزی ذریعہ تھا، اس کا ترجمہ رابرٹ کتونی (Robertus Ketenensis) نے اندلس کے ایک مسلمان محمد نامی کی مدد سے کیا۔ یہ ترجمہ مبنی برحقیقت ترجمہ نہ تھا جیسا کہ ابتداء میں ہوتا ہے،اس ترجمہ میں اس امر کی کوشش کی گئی تھی کہ قرآن کریم کے دقت طلب مقامات کا سلیس اور قابل فہم ترجمہ ہو سکے۔ چنانچہ کئی مقامات پر اختصار سے کام لیا گیا، جیسا کہ سورۃ الکافرون میں کیا گیا ہے:

''کافروں کو یوں خطاب کیا گیا: ہم آپ کے مذہب کی پیروی نہیں کرتے اور نہ تم ہمارے مذہب کی۔ لہذا ہمارا مذہب ہمارے لیے اور آپ کا آپ کے لیے''[۳]۔

اس وقت قرآن کے علاوہ سیرت اور حدیث کے کچھ حصوں کا ترجمہ بھی کیا گیا، جن میں ''مسائل عبداللہ بن سلام'' کافی معروف تھے۔ جو دراصل رسول اکرم اور ایک عبدیہ نامی یہودی کے مابین سوال و جواب تھے، جن کے نتیجے میں وہ یہودی اسلام لائے اور عبداللہ نام پایا۔

یہ کتابچہ کارنیتھیا (Carnithia) کے ہرمن، (دوسرا نام ھرمانوس سکالووس) نے (جس کا دوسرے نسخہ کے مطابق عنوان Theologia Doctrina Mahumet (Mahometi کے تحت ترجمہ کیا، جو یہودی اثر رکھتا تھا جس کی بدولت بعد میں کافی اثر انگیز ثابت ہوا۔

عربی سے لاطینی میں کیے گئے یہ جملہ تراجم مع پیٹر کے مناظراتی مقدمات، م-ت دلووریزی (M.Th.d'Alverney) کی مستند تحقیقات کے مطابق مجموعہ تولیدو یا طلیطلہ (Corpus Toletanum or collectio Taletana) کے نام سے مشہور ہیں۔

مابعد کی صدیوں میں یہ مجموعۂ طلیطلہ کثرت سے یورپ میں[۴] عیسائی علماء کے زیر مطالعہ رہا بلکہ اس سے انہوں نے اسلام کی تردید اور مخالفت میں کافی مدد بھی لی، ان علماء میں نکولاؤس کوسانوس (Nicolaus Cusanus 1041-1064)[۵] دیونیسوس کارتھوسیانوس (Dionysius Carthusianus 1402-1471)[۶] اور خوان دو تورکیادا (Juan de Torquemada 1388-1468)[۷] خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اس مجموعہ کا وہ نسخہ ایک خاص اہمیت کا حامل ہے جو قسطنطنیہ میں ۱۴۳۷ء میں نقل کیا گیا، اور جسے کروشین کارڈینل جان سٹوئخکاوش (John Stojkovic died 1443) باسل (Basle) کی کونسل کے لیے لائے تھے، جو عرصہ تک دومینکن کے کتب خانے میں محفوظ رہا۔ کوئی ایک صدی بعد یہ نسخہ سوس (Swiss) عالم تھیوڈر ببلی اینڈر (Theodor Bibliander 1504-1564) کے زیر مطالعہ آیا جب کہ وہ قرآن کا ترجمہ لاطینی زبان

میں کر رہا تھا۔ یہ نسخۂ طلیطلہ پر مبنی (based) تھا[۸]۔ سوئے اتفاق سے یہ نسخہ اس وقت ناپید ہو چکا ہے، اور وہ نسخہ بھی جو مارٹن لوتھر نے وٹن برگ میں ۱۵۴۲ء کے ابتداء میں پڑھا تھا[۹]۔ اس موخر الذکر نسخے کو لوتھر نے جان اپورینس (Johanses Oporinus 1507-1568) کو، جو باسل کا بہت بڑا پرنٹر تھا، ارسال کیا جس نے ببلی اینڈر کی ادارت میں دیگر کئی تردیدی اور تاریخی میٹریل کے ہمراہ ۱۵۴۲ء میں Corpus Toletanum کے عنوان سے چھاپ دیا تھا۔

باسل میں قرآن کریم کی چھپائی یورپ میں کتاب کی طباعت کا ایک بہت اہم اور قابل ذکر باب ہے[۱۰]۔ سولہویں صدی عیسوی میں پورے یورپ کے اندر باسل ایک اچھی مذہبی رواداری کے کسی حد تک مناسب ماحول کی بدولت ایک ممتاز پبلشر تھا۔ اپورینس نے جب اس ترجمہ کو چھاپنے کا کام شروع کیا تو اس نے میونسپل اتھارٹی کی اس ضمن میں اجازت کو درخور اعتناء نہ سمجھا۔ ویسے بھی پبلشرز اپنے کام میں سرعت کی خاطر اس اتھارٹی کا پبلشنگ کے کام میں خیال نہیں رکھا کرتے تھے۔ ایک اچھی خاصی مقدار میں قرآن کریم کے ترجمہ کی طباعت پر اپورینس کو اس ضمن میں اجازت کی نہ طلبی پر مجرم ٹھہرا دیا گیا۔ جب حکومت کسی خاص فیصلہ پر نہ پہنچی کہ آیا قرآن کو اس زمرۂ کتب میں شامل کیا جائے یا نہ جو عوام کے لیے خطرناک کتابیں شمار ہوتی ہیں، تو اس امر کے فیصلے کے لیے ایک ایکسپرٹ پینل قائم کیا گیا، اور اپورینس کو کتابوں کی پرنٹنگ سے روک دیا گیا۔ مگر اپورینس نے اس فیصلے کی کوئی پرواہ نہ کی جس کے نتیجے میں وہ کچھ دنوں کے لیے قید کر دیا گیا، اور زیر طباعت کتابوں کے پروف ضبط کر لیے گئے۔ (جس میں ترجمہ قرآن بھی تھا) اسے اس شرط پر رہا کیا گیا کہ آخری فیصلہ آنے تک نہ تو وہ پرنٹنگ کا کام جاری رکھے گا اور نہ ہی اس معاملے کے لیے کسی سے مدد حاصل کرے گا۔ تاہم اپورینس نے ببلی اینڈر کو لکھا اور اس کے علاوہ اس کے حامیوں نے سٹرابرگ کے پروٹسٹنٹ مصلحین (خاص طور پر مارٹن بوئر (Martin Bueer) سے رابطہ قائم کیا جس نے مارٹن لوتھر سے اس معاملے میں مدد طلب کی۔

باسل کی کونسل نے جو رپورٹ پیش کی ان میں آدھے ممبران اپورینس کے حق

میں تھے کہ پرنٹنگ جاری رکھ سکتے ہیں اور باقی آدھے خلاف، مگر اس امر میں سب کا اتفاق تھا کہ قرآن کی طباعت ایک کفرانہ فعل ہے۔ ان میں سے حامی گروپ نے اس کو بریں وجہ خطرناک گردانا کہ جب اس کا مطالعہ مذہبی طور پر غیر تربیت یافتہ افراد کریں تو ان کے لیے نقصان دہ ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ خواہ مخواہ عوام کے ذہنوں میں ابتری پھیلائے گا۔ ایک دوسری رپورٹ جو شہر کے موثر ترین ججوں نے پیش کی جس میں بونیفیکیس امرباخ (Bonifacias Amerbach) بھی تھا، اس میں کہا گیا کہ ایسی کفرانہ کتاب، جیسا کہ قرآن ہے، رومن لاء کے مطابق اسے عیسائیوں کے کسی شہر میں داخل نہیں ہونا چاہیے۔ اس رپورٹ کی رو سے اپورینس اپنے کام کو جاری نہ رکھ سکا۔ تاآنکہ مارٹن لوتھر نے وٹن برگ سے باسل کونسل کو مذہبی ضرورتوں کی خاطر قرآن کے لاطینی ترجمہ کے چھاپنے کی سفارش کی، جس کے نتیجے میں یہ ترجمہ چھپ گیا۔

قرآن کی طباعت کی سفارش کرتے ہوئے مارٹن لوتھر نے عیسائیت کے لیے اسلام کی صحیح ترین علم کی اہمیت پر بہت زور دیا۔ یہ اس لیے نہیں کہ مسلمانوں کو عیسائی بنانا مقصود تھا بلکہ چرچ کے اندر کچھ گروہوں کو لادینیت سے بچانے کے لیے یہ ترجمہ لابدی تھا۔ اس کا لادینیت (مسلمان ہو جانے) والا خوف بلاوجہ نہ تھا، اس لیے کہ عیسائیت کے کچھ گروہ ایسے تھے، خاص طور پر ہنگری میں، جنہوں نے تثلیث کا عقیدہ مسترد کر دیا تھا، جو یونیٹرین موومنٹ (Unitarian Movement) کے نام سے جانے جاتے تھے۔

لوتھر کی درخواست کامیابی سے ہمکنار ہوئی، باسل کی کونسل نے اپورینس کو اپنا کام جاری رکھنے کی اجازت دے دی اس شرط کے ساتھ کہ شہر باسل اور یہاں کے کسی پرنٹر کا نام ان مطبوعات پر نہ دیا جائے۔ شہر سے باہر کسی ایڈیٹر کے نام سے یہ کتابیں چھپیں۔ چنانچہ شہر کے اندر ان کتابوں کی فروخت قطعی ممنوع تھی۔ ان تمام قیود و بند کے باوجود قرآن کا ترجمہ کثرت سے پھیل گیا۔ ببلی اینڈر نے اپورینس سے ترجمہ قرآن اپنے ہاتھ میں لے لیا اور یہ ترجمہ سوائے باسل کے ہر جگہ فروخت ہونے لگا۔

درحقیقت قرآن کا باسل والا نسخہ لاطینی ترجمہ کے علاوہ اور بھی مواد پر مشتمل تھا۔ یہ نسخہ تین حصوں میں الگ الگ صفحات کے ساتھ شائع ہوا۔ اس کا پہلا حصہ قرآن کے ترجمہ

پر مشتمل ہے، جو سب سے بڑا حصہ ہے اور وہ مکمل طور پر Corpus Taletanum کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ دوسرا حصہ قرآن کی [نعوذ باللہ] تغلیط (Confutations)[۱۱] اور تیسرا حصہ مسلمانوں اور ترکوں کی تاریخ (Historiae) سے متعلق تھا[۱۲]۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ آخری دونوں حصوں نے اس کتاب میں ایک اہم رول ادا کیا جن کی بناء پر اس کتاب کو اس وقت اسلامی انسائیکلو پیڈیا کی حیثیت حاصل ہوگئی تھی۔

اس اشاعت کے صرف سات سال بعد (یعنی ۱۵۵۰ء میں) اس کا دوسرا ایڈیشن چھپا جو کسی حد تک نظرثانی شدہ اور جزوی طور پر اضافہ شدہ تھا۔ یہ امر بے حد اہمیت کا حامل ہے کہ یہ ترجمہ جو کوئی چار سو سال پرانا تھا، بعد کے ڈیڑھ سو سال کے عرصہ میں یورپ کی کئی مقامی زبانوں میں تراجم کی بنیاد (Base) بنا، جن میں اطالوی، جرمن اور ڈچ زبانوں کو اولیت حاصل ہے[۱۳]۔

ان میں اطالوی ترجمہ جو سب سے پہلے ہوا، لاطینی ترجمہ کے Repoint جو وینس (Venice) میں ہوا[۱۴]، اس سے صرف تین سال بعد معرض وجود میں آیا۔ اس ترجمے کا مترجم آندرے اریوابینے (Ardre Arrivabene) جو وینس میں پرنٹر تھا غلطی سے ایڈیٹر کی حیثیت سے پہچانا جاتا ہے۔ اس کے بارے میں مزید کچھ معلومات دستیاب نہیں ہیں۔

صفحہ عنوان کی تحریر کے مطابق یہ ترجمہ براہ راست عربی سے کیا جانا، ظاہر کیا گیا ہے مگر حقیقت میں ایسا نہیں ہے جیسا کہ پہلی مرتبہ ڈچ سکالر جوزف سکالیجر (Joseph Scaliger 1540-1609) نے اس دعوے کی تردید کی ہے[۱۵]۔ یہ امر باآسانی معلوم کیا جا سکتا ہے اگر ہم اس ترجمہ کو تین حصوں پر تقسیم کریں تو اس کا پہلا حصہ ان تین کتابچوں کا مجموعہ ہے جو Corpus Toletanum کے نام سے موسوم ہے، جو ایک لحاظ سے تاریخ اور عقائد کا تعارف ہے۔ اس میں قرآن صرف دوسرے (پہلی اٹھارہ سورتیں) اور تیسرے حصہ میں واقع ہے۔ اس سے یہ امر واضح ہے کہ قرآن کو سمجھنے کے اعتبار سے یہ لاطینی ترجمہ کوئی خاص اہمیت کا حامل نہیں ہے۔ بریں سبب اس ترجمہ کا اتنا اچھا اثر مرتب نہیں ہوا۔ تاہم ۱۵۵۴ء میں وینس کی مذہبی تحقیقاتی کونسل نے اس ترجمہ کی قرأت ممنوع

قرار دے دی تھی۔ انہی اسباب کی بناء پر یہ ترجمہ بہت ہی نادر صورت اختیار کر گیا ہے۔

یہ امر باعث حیرت ہے کہ جرمن عالم سالومن شوائیگر (Salomon Schweigger 1551-1622) آسٹرین سفارت کار کی حیثیت سے[۱۶] جب ۱۵۸۱-۱۵۷۸ء کے مابین عثمانی دارالحکومت گیا تو اس نے وہاں اطالوی ترجمہ قرآن دیکھا تھا، جب ایک طویل عرصہ کے بعد وہ اپنے ملک جرمنی واپس ہوا تو اس نے اپنے ملک میں بھی اس ترجمے کا نسخہ پایا، جس کی مدد سے اس نے جرمن زبان میں قرآن کا ترجمہ کیا، جو سن ۱۶۱۶ء میں منصۂ شہود پر آیا[۱۷]۔ یہ جرمن ترجمہ بالکلیہ اطالوی ترجمے کی کاپی ہے۔ حیران کن امر یہ ہے کہ شوائیگر نے اس ترجمہ میں ببلی اینڈر کے عالمانہ لاطینی ترجمہ سے کوئی استفادہ نہ کیا۔

شوائیگر کا یہ جرمن ترجمہ خود اپنی ایک تاریخ رکھتا ہے۔ درحقیقت پہلی دفعہ یہ ترجمہ ڈچ زبان میں ایک گمنام صورت میں سامنے آیا[۱۸]۔ پھر اس کو دوبارہ ترجمہ و اضافہ کے ساتھ، ۱۶۵۹ء اور ۱۶۶۴ء[۱۹] میں ایڈٹ کیا گیا۔ یہ وہ زمانہ ہے جب ترکوں کا خطرہ یورپ کا حرزجان بنا ہوا تھا، اور یہ جملہ معاملات ۱۶۶۶ء والے جادو سے متعلق تباہ کن واقعہ سے متماثل ہو رہے تھے۔ یہ حقیقت ہے کہ پرانا لاطینی ترجمہ جو طلیطلہ میں ہوا تھا کوئی پانسو سال تک یورپ میں زیر مطالعہ رہا۔

آخر میں ایک ایسے ترجمہ کا ذکر ضروری ہے جس کا اثر کوئی خاص نہیں پڑا۔ یہ درحقیقت طلیطلہ والے ترجمہ کا اختصار ہے جو پہلی مرتبہ ۱۵۴۳ء میں انسانی اقدار کے قائل ایک جرمن یوہان البریخت یدمنسٹیٹر (Albrech v Widmanstetter 1506-1557)[۲۰] نے ایڈٹ کیا۔ اس اختصار کا مصنف معلوم ہوا اور نہ اس کا عہد۔

۳۔ لوڈوویکو مراچی (Ludovico Marracei) کا لاطینی ترجمہ

دوسرا لاطینی ترجمہ ایک اطالوی پادری لوڈوویکو مرّاچی (۱۷۰۰ء-۱۶۱۲ء)[۲۱] نے سرانجام دیا، جو کسی حد تک ببلی اینڈر کے ایڈٹ شدہ ترجمہ سے ایک قدم پیچھے تھا۔ اس لاطینی ترجمہ میں جملہ لسانی خوبیاں تھی، مثلاً اصل قرآن کا ٹیکسٹ ساتھ ہونے کے علاوہ ترجمہ درست اور جچا تلا تھا، نیز اس ترجمہ میں مشکل مقامات کے ترجمہ کے لیے اسلامی اوریجنل مآخذ

سے مدد لی گئی تھی(۲۲)۔ مگر اس ترجمہ کو کوئی اچھے انداز میں پیش نہ کیا گیا۔ عربی عبارات کی بے قاعدہ تقسیم پھر اس کے بعد ترجمہ اور تردیدات کی بھرمار، جو مراچی کا اصل مقصود تھا۔ ان ناشائستہ تردیدات کے بوجھل پن سے کتاب کی ضخامت بڑھنے کی وجہ سے یہ ترجمہ کوئی زیادہ فروغ نہ پا سکا(۲۳)۔

مراچی کے اس ایڈیشن کے اختصار کو عبرانی کے سکالر کرستیان رائنیکیس (Christean Reineceius 1668-1752) نامی ایک جرمن پروٹسٹینٹ نے ایڈٹ کر کے چھاپا(۲۴)۔ اس نے صرف یہ لاطینی اختصار اپنے ایک مفید مقدمہ اور تھوڑی سی تشریحات کے ساتھ شائع کیا تھا۔ یہ چھوٹی سی کتاب کسی حد تک کافی مقبول ہوئی جس سے مذہبی لوگوں کے علاوہ سکالر حضرات نے بھی فائدہ اٹھایا جو عربی سے نابلد تھے۔ اس کے علاوہ معزز ابراھم ھنکلمان (Abraham Hincklman 1652-1695) نے بھی مراچی کے ترجمہ سے ایک ایڈیشن ۱۶۹۴ء میں ہمبرگ میں چھاپا تھا(۲۵)۔ مراچی اور ھنکلمان کے ایڈیشنز اصولی طور پر عیسائیت کے علماء اسلامی عقائد کے مباحث میں پیش نظر رکھتے تھے۔

مراچی کے کام نے ایک دوسرے جرمن ترجمۂ قرآن کے لیے بنیاد کا کام دیا۔ اس ترجمہ کا کام نورمبرگ کے پروٹسٹنٹ منسٹر ڈیوڈ نیریٹر (David Nerreter 1649-1726) نے کیا(۲۶)۔ جو جرمنی کے کئی شہروں میں کام کرتا رہا جن میں اوٹنگن، نورمبرگ کے علاوہ پروشیا کا سٹارگارڈ بھی شامل تھے۔ اپنی تعلیم کے دوران اس نے شعراء کے ایک حلقے (Pegnesischer Blumenorden) میں شمولیت اختیار کی اور ۱۶۷۰ء میں ایک درباری شاعر مشہور ہوا۔ وہ جرمنی میں تحریک متقین (Pietistic Movement) کا سرخیل شمار ہوتا تھا۔ وہ فلپ یعقوب سپنسر (Philipp Jacob Spencer 1635-1205) سے بہت متاثر تھا۔ تحریک سے متعلق تحریرات کے علاوہ الگزینڈر راس(۲۷) کی معروف کتاب Pansebeia (۱۶۵۳ء) کا اختصار ان صاحب کا سائنسی علوم میں ایک بہت اہم کارنامہ شمار ہوتا ہے۔ یہ کام جو جرمن زبان میں ہے تین حصوں پر مشتمل ہے جن میں قرآن کا ترجمہ ایک حصہ ہے(۲۸)۔ کئی نقائص اور خامیوں کے باوجود نیریٹر کا یہ کام بہت اہم ہے، اس نے شوائیگر کے ترجمۂ قرآن کی مقابلے میں زیادہ صاف، سلیس اور عمدہ

ترجمۂ قرآن پیش کیا۔ اس کا ایک ایڈیشن کافی عرصہ بعد ۱۸۰۰ء میں چھپا تھا[۲۹]۔

۴۔ دیگر لاطینی تراجم

یہ عجیب معاملہ ہے کہ قرآن کے لاطینی ترجے جو زیور طباعت سے آراستہ نہ ہوسکے، ان کی تعداد چھپنے والے تراجم سے زیادہ ہے۔ "مجموعہ طلیطلہ" کے ۷۰ سال بعد ایک اور لاطینی ترجمہ طلیطلہ ہی میں ہوا۔ طلیطلہ کا ایک فاضل مارک (Mark) نامی تھا[۳۰]۔ جس نے رابرٹ کتونی اور کارنیتھیا کے ھرمن کی طرح سائنسی علوم میں کئی لاطینی تراجم کیے تھے، جیسے حنین بن اسحاق کے عربی متن سے galen کا ترجمہ وغیرہ۔ اس عالم نے دون روڈریگوخمینیز دی ردا (Don Rodrigo Jimenez de Rada) کے حکم سے مہدی بن تومرت (متوفی تقریباً ۱۱۲۸ء) کی کئی کتابوں کے تراجم کیے، ان کے علاوہ قرآن کا لاطینی ترجمہ بھی مشنری مقاصد کے لیے ان صاحب نے کیا تھا۔ مارک کے تراجم اپنے متقدمین کے برعکس بالکل درست، اصل کے عین مطابق اور عبارتی حسن سے مبرا تھے۔

مگر مارک کا ترجمہ اتنا نہ پڑھا گیا جتنا کہ طلیطلہ والا، اس ترجمہ کے صرف پانچ نسخے بچے ہیں۔ دلورنی (D' Alverny) کا خیال تھا کہ آندرے دوریہ (Andre du Ryerne. 1688) نے ۱۶۴۷ء میں قرآن کا جو فرانسیسی ترجمہ (L'Alcoran de Mahomet) پیرس میں چھاپا تھا، اس میں اس نے مارک کے ترجمہ سے مدد لی تھی۔

غالباً سب سے افسوسناک نقصان اس ترجمہ کے ضائع ہو جانے سے ہوا ہے، جو کارڈینل خوان دی سیگوویہ (متوفی ۱۴۵۸ء) نے دیرآیتون (Ayton) میں قیام کے دوران کیا تھا[۳۱]۔ اس فاضل ہسپانوی سکالر کو جو نیکولاس کوزانوس (Nicholaus Cusanus) اور اینا سلویوپیکولومینی (Enca Silvio Piccolomini) کا دوست تھا، پہلی مرتبہ کئی زبانوں میں قرآن کے ترجمہ کا خیال آیا۔ اس نے ایک مسلمان کی مدد سے قرآن کا اصل حاصل کیا پھر اس کا کاستیلین زبان میں ترجمہ کیا، جس میں بعد میں لاطینی ترجمہ بھی بڑھا دیا۔ چنانچہ یہ سہ زبانی قرآن صرف علماء و فضلاء تک ہی محدود نہ رہا بلکہ عام قارئین بھی اسے میسر آئے۔ اس اہم کام کا اس وقت صرف مقدمہ ہی بچ سکا ہے[۳۲]، جس میں خوان

نے پہلے طلیطلہ والے ترجمہ کو ہدف تنقید بنایا ہے اور آخر میں نئے ترجمہ کی اہمیت اور اس ترجمہ کے اصول و قواعد کی تشریح کی ہے۔

ایطالیہ کے چند انسانی اقدار پرست علماء نے جو بنیادی طور پر قبالائی (Cabbalistic) افکار کے حامل تھے، نوجوان فلاسفر جیوونی پیکو دلا میراندولا (Gioanni pico della Mirandola 1463-1494) سے متاثر ہو کر اسلامی مذہب اور فلسفہ سے دلچسپی کا اظہار کیا۔ ان علماء میں ایک کارڈینل ایگیدیو دا ویتربو (Cordial Egidio da viterbo 1469-1532) بھی تھے[۳۳]۔ ان کے سفرِ سپین کے دوران ایک یوھان جبرئیل تیرولینسس (Cardinal Johanner Gabrid Terrolensis) نے ان کے لیے قرآن کا ترجمہ کیا جس کی صرف ایک کاپی ملی ہے، جو ابتدائی سترہویں صدی عیسوی سے تعلق رکھتی ہے[۳۴]۔ یہ ترجمہ جو ایک دقتِ نظر کا طالب ہے، کئی پہلو سے اہمیت کا حامل ہے۔ اسے چار کالموں میں مرتب کیا گیا: پہلا عربی متن، دوسرا لاطینی حروف میں تلفظ (Transliteration) تیسرا لاطینی ترجمہ اور چوتھے کالم میں مختصر تشریحی نوٹس تھے۔ اس ترجمہ کے بارے میں مزید یہ معلوم ہوا ہے کہ معروف سکالر لیو افریقانوس نے (Leo Africanus)[۳۵] جو ایگیدیو کا عربی زبان میں استاد تھا، اس کی جا بجا تصحیح کی تھی۔

ایک غیر مکمل ترجمہ پیکو (Pico) کے عبرانی استاد گُگلیلمو رائیموندو دی مونکادا (Guglielmo Raimondo le Moncada) کی طرف منسوب ہے[۳۶]۔ اس نے فیدریگو دی مونیفیلٹرو (دوران حکومت ۱۴۸۲-۱۴۴۴ء) کی خواہش پر ترجمۂ قرآن کا آغاز کیا تھا، اس ترجمہ میں سے صرف مقدمہ اور دو سورتوں (الانبیاء اور الحج ۲۱،۲۲) کا ترجمہ موجود ہے[۳۷]۔

دو مزید لاطینی ترجمے بھی قابل ذکر ہیں۔ ان میں پہلا ترجمہ قسطنطنیہ کے یونانی اسقفِ اول کیریلوس لوکاریس (Kyrillos Lukaris)[۳۸] کی طرف منسوب ہے جو کالونیسٹک (Calvinistic) میلان رکھتا تھا۔ اس ترجمے کا ایک نامکمل نسخہ ۱۶۴۳ء میں کارلوماریو دی جنیسر کی طرف سے زیورخ کی میونسپل لائبریری میں پیش کیا گیا[۳۹]۔ یوھان ھائنزش ھاتنگر (Johann Heinsich Hottinger 1620-1647) جسے اس نسخے کا علم تھا۔ وہ اس

کی نسبت لوکاریس کی طرف ہونے میں یقین نہیں رکھتا تھا[۴۰]۔ تاہم یہ ترجمہ قرآن دیگر ایسے تراجم سے مختلف ہے، اور مزید تحقیقات کا طالب ہے۔

دوسرا ترجمہ سسلی کے فرانسیسی ڈومنکن جرمانوس (۱۶۷۰-۱۵۸۸ء) کا عمل ہے[۴۱]۔ اس ڈومنکن نے (۱۶۴۷ء تا 1651ء) ایران میں مشنری کے طور پر کام کیا۔ چنانچہ وہ عربی اور فارسی کے اسلامی ادب سے اچھی طرح واقف تھا۔ دہر اسکوریال میں سبکدوشی کے دوران اس نے قرآن کے ترجمہ و تفسیر پر کئی سال لگائے اور یہ کام ۱۶۶۹ء میں انجام کو پہنچا، مگر زیورطباعت سے آراستہ نہ ہوسکا[۴۲]۔ ڈیرک (Deric) کی اطلاع کے مطابق یہ ترجمہ مراچی کے ترجمہ سے بہتر تھا، مگر مراچی کے ترجمہ کی طباعت نے ڈیرک کے اس ترجمہ کو غیر ضروری بنا دیا تھا۔

۵۔ لاطینی مذہبی لٹریچر میں داخل شدہ جزوی تراجم قرآن

اس وقت جملہ عیسائی ادب کا احاطہ مشکل ہے جس میں قرآن کی آیات کے تراجم موجود ہیں، مگر اس میں کچھ کتب و رسائل بہت مشہور ہوئے اور کئی دوسری کتب میں مذکور بھی۔

پہلا کتابچہ جو اس ضمن میں قابل ذکر ہے، وہ یہودیت کے خلاف ایک پمفلٹ تھا جو پطرس الفانسو (Petrus Alfono) کی تحریر ہے۔ اس میں ایک خاص فصل ہے جس کا عنوان ہے: ''مسلمانوں کے گھٹیا عقائد اور ان کے ابطال کے بارے میں[۴۳]''۔ اس میں پطرس کئی مقامات پر قرآنی آیات لاتا ہے اور ان کا بالکل صحیح ترجمہ کرتا ہے[۴۴]۔

دوسرا کام نام نہاد رسالہ الکندی کا لاطینی ترجمہ ہے[۴۵]۔ جو اوپر مذکور ''مجموعہ طلیطلہ'' کا ایک حصہ بنا (جو اگرچہ اس مجموعے کے موجودہ جملہ نسخوں میں موجود نہیں ہے)، جو بعد میں بووے کے ونسٹ (Vincent of Beauvais d.1264) نے اپنے انسائیکلو پیڈیا نما کتاب میں شامل کیا۔ جس سے کثرت سے استفادہ کیا گیا[۴۶]۔

مارک آف طلیطلہ کے مجموعہ تراجم کا ایک حصہ مناظراتی رسالہ بعنوان (Contrarieto alpholica) ہے جس میں قرآن کے اندر تناقضات تلاش کرنے کی سعی کی گئی ہے، اس

میں کافی آیات کے حوالے موجود ہیں(۴۷)۔ اس رسالہ سے مونٹ کروسے (Monte Croce) کے ایک فاضل دومنکن ریکولڈو (Domincon Ricoldo 1243-1320)(۴۸) نے استفادہ کیا۔ جن کا تعلق اوائل چودھویں صدی عیسوی سے تھا۔ اس نے مشرق قریب میں کوئی دس سال سے زائد مشنری کے طور پر کام کیا اور اسلامی مذہبی لٹریچر کو بہت اچھی طرح جان گیا۔ مگر بدقسمتی سے وہ قرآن کے ترجمہ کو مرتب نہ کر سکا اس کی بجائے اس نے مسلمانوں کے مذہب کے بارے میں کتاب لکھی جس میں قرآن کی کئی آیات کا ترجمہ موجود ہے، جو کچھ براہ راست عربی سے کیا گیا ہے، اور کچھ دیگر تردیدی کتابوں سے مدد لی گئی ہے۔

ریکولڈو کی اس کتاب کی طباعت کا معاملہ کچھ پیچیدہ سا ہے(۴۹)۔ اس کے متن موجود ہیں۔ ایک اصل جو پہلی مرتبہ سسلی میں ۱۵۰۰ء میں طبع ہوا، دوسرا جو ڈی میریٹس کیڈونز (Demetrio Kydones 1324-1397) کے یونانی اصل کا ترجمہ ہے۔ یہ دوسرا ترجمہ جو مونٹ آرڈوو (Monte Arduo) کے کسی بارتھلومی (Bartholomy) کے قلم سے ہے، مابعد کے زمانے میں مستند قرار پایا، پھر اس کا ترجمہ جرمن زبان میں مارٹن موتھر نے (۱۵۴۲ء) میں کیا اور کئی مرتبہ زیور طباعت سے آراستہ ہوا۔

ریکولڈو کی یہ مختصر کتاب یورپ میں قرآن کی تعلیم کا ایک اہم ذریعہ رہی ہے۔ یہ کتاب ببلی اینڈر کے ترجمہ قرآن کے حصہ کے طور پر باآسانی مل جاتی تھی۔ اس کا اثر ۱۸ویں صدی عیسوی کے اوائل تک رہا، جب ڈچ مستشرق ایڈرین ریلانڈ (Adrian Reland 1676-1718) نے اپنا شاہکار(۵۰) De Religione Mohammedica Libridad لکھا تھا جس میں عیسائی علماء کے ان نظریات کی سختی سے تردید کی گئی ہے، جو انہوں نے مسلمانوں کے بارے میں قائم کیے تھے اور اسی وقت یہ بھی تجویز کیا گیا ہے کہ اسلام کو سمجھنے کے لیے براہ راست اسلامی ماخذ استعمال میں لائے جائیں۔

۶۔ تعلیمی مقاصد کے لیے کیے گئے جزوی لاطینی تراجم

مذکورہ بالا ریلانڈ سے قبل اس کے ہم پلہ ڈچ عالم تھامس اریپنس (Thomes

(Erpenius 1584-1624)[۵۱] نے قرآن سے متخرج قصۂ یوسف مع دیگر تین ترجمہ ہائی لاطینی ۱۶۱۷ء میں شائع کیا۔ اس کتابچہ کو قرآن کی سورہ یوسف کا پہلا سائنٹفک ترجمہ کہا جا سکتا ہے۔ اپنے مختصر مقدمہ میں ارپینس نے اپنے نوجوان سکالر حضرات کو مشورہ دیا ہے کہ قرآن کا مطالعہ کس طرح عربی ادب کے ایک اہم حصہ کے طور پر کیا جائے۔ وہ اس کتاب میں عربی متن کے ساتھ تحت اللفظی ترجمہ دیتا ہے اور حاشیہ میں ایک عمدہ پیرائے میں مزید تشریح پیش کرتا ہے جبکہ مجموعہ طلیطلہ کا ذکر ایک انتباہ کے طور پر کرتا ہے۔

۱۷ویں صدی عیسوی میں ارپینس کی کتاب کو نمونہ کے طور پر کئی لوگوں نے سامنے رکھا۔ ان میں سے کچھ کتابیں یوحان زیخن ڈورف (J.Zechen dorff 1580-1662) نے ایڈٹ کیں[۵۲] جنہوں نے زویخو (Zwickau) کے جیمنزیم میں ریکٹر کے طور پر خدمات سرانجام دی تھیں۔ زیخن ڈورف نے سورہ القارعۃ اور سورہ العصر اپنے پہلے حصہ میں تقریباً ۱۶۴۰ء میں اور دوسرے حصہ میں سورہ الصّف اور سورہ النباء چھاپیں۔ عربی کے لیے ان میں لکڑی کے بلاک استعمال ہوئے جو رف صورت میں تھے۔ ان کا دوسرا نمونہ ۱۶۴۶ء میں ایمرڈیم اور اوریخت میں عبرانی کے پروفیسر کرسچین ریوس (Ch. Ravius) نے چھاپا[۵۳]۔ یہ کام کئی لحاظ سے غیر معمولی خیال کیا جاتا ہے۔ اول یہ کہ یہ عبرانی ٹائپ کے راشی خط (Rashi Script) میں طبع ہوئیں، اس کی دوسری خوبی یہ تھی کہ عربی متن کو پہلی مرتبہ ایک بہت عمدہ سائنٹفک انداز سے لاطینی حروف میں لکھنے کی سعی کی گئی تھی۔ تیسری یہ کہ اس کو الڈورف یونیورسٹی میں مشرقیات کے پروفیسر تھیوڈور ھکسپین (Jheodor Hackspan 1607-1659) نے پیش کیا۔ ھکسپین نے اپنی کتاب Fider et leges Mohammaedis میں جو ۱۶۴۶ء میں چھپی تھی، ابتدائی عربی گرامر دی اور اس میں عربی عبارات قرآن کی آیات تھیں جو تحت اللفظی ترجمے کے ساتھ دی گئی تھیں۔ یہ سب کچھ تدریسی اور مذہبی مقاصد کے لیے کام کیا گیا۔

ان سب کتابوں سے زیادہ اہم کتاب وہ ہے جو جورج نیسل (G. Nissel, d.1662) نے لکھی[۵۵]۔ انہوں نے ۱۶۵۸ء میں اپنی کتاب ''تاریخ ابراہیم و سدوم و عمورہ'' مبنی بر سورۂ ابراہیم اور سورۂ الحجر، مع متن قرآن لائیڈن سے چھاپی۔ اس کا ترجمہ

کافی حد تک درست ہے۔ اس نے اپنے ترجمہ میں طلیطلہ کا پرانا ترجمہ جو رابرٹ کتونی نے کیا تھا، شامل کیا۔ علاوہ بریں اندرے دی ریے کے فرانسیسی ترجمہ قرآن کا لاطینی ترجمہ بھی اس میں بڑھایا۔

۱۷ویں صدی عیسوی کے اواخر میں مکمل قرآن کے ایڈٹ کرنے یا ترجمہ کرنے کی کئی کوششیں ہوئیں، مگر یہ سب کوششیں صرف نمونوں تک ہی محدود رہیں۔ ان میں سب سے پہلی کوشش م-ف بیک (M.F.Beck, 1701-?) کی ہے[۵۶]۔ اس نے اپنا نمونہ آگسٹ برگ میں ۱۶۸۸ء میں شائع کیا۔ عربی متن عبرانی ٹائپ میں چھپوایا جس کے اچھے سے ترجمہ کے بعد تشریحی نوٹس دیے گئے ہیں۔ یوھانز آندریز دانز (Johannes Andreas Danz 1684-1727) نے جو جینا (Jena) یونیورسٹی میں مشرقی لسانیات کا پروفیسر تھا، قرآن کریم کے لاطینی ترجمہ کی کوشش کی مگر وہ سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ البقرہ کی ٦٦ آیت سے آگے نہ بڑھ سکا۔ اس کا یہ کام ۱۶۹۲ء میں ہوا ہے۔ اس کی مطبوعہ کاپی جو بغیر عنوان کے ہے کلی طور پر اس وقت نادر الوجود ہے۔ اس ترجمہ کی کوالٹی بہت اچھی تھی، مگر افسوس یہ ہے کہ دانز یہ کام مکمل نہ کر سکے[۵۷]۔

۱۷ویں صدی عیسوی کی علمیت کا ایک خاص نمونہ سباسطین گوٹ فرید سٹارک (Sebastcan Gottfried Starke) کا ہے[۵۸] جو برینڈنبرگ میں ۱۶۹۸ء میں منصۂ شہود پر آیا۔ اس نے لاطینی ترجمے کے ساتھ اپنے قیمتی تشریحی نکات بھی دیئے ہیں۔ سٹارک، کولن (Colln) میں لائبریرین تھا، جس نے اس صدی کا قابل ذکر نمونہ ترجمۂ قرآن از آندریز آکولوتھز (Andreas Acoluthus 1654-1704)[۵۹] چھاپا۔ اس کا چہار زبان والا نمونۂ قرآن برلن میں ۱۷۰۱ء میں شائع ہوا جس میں سورہ فاتحہ کا متن اور تین نمونے کے لاطینی تراجم کے علاوہ فارسی و ترکی تراجم بھی شامل تھے۔ لاطینی تراجم میں ہر ترجمہ کا نمونہ اور اس کے تشریحی نوٹس ہمراہ تھے۔ اس کتاب کا طویل مقدمہ جو پروٹسٹنٹ سکالرشپ کا پرانا نمونہ ہے، قرآن کے تعارف کی بجائے آکولوتھس کے وسیع علم کا مظہر ہے۔ مترجم کی بے وقت موت نے یورپ کو ایک اعلیٰ درجے کے کام سے محروم کر دیا۔ مگر چونکہ مراچی کا لاطینی ترجمہ قرآن منصۂ شہود پر آچکا تھا اس لیے اور کسی لاطینی ترجمہ کی گنجائش نہ رہی تھی۔

حواشی و مآخذ

1. C.H.Haskins, *Studies in the History of Mediaeval Science*, Cambridge/Mass. 1927 (repr. 1960), ch. 9; M.-Th. D'Alverny, 'Translations and Translators', in: R. L. Benson/G. Constable (eds). *Renaissance and renewal in the Twelfth Century*, Oxford 1982, 421-462.

2. M.-Th. d'Alverny, 'Deux traductions latines du Coran au moyen-age', in: *Archives d'historire doctinale et litteraire du moyen-age* 22/23 (1947/48) 69-131; J. Kritzeck, *Peter the Venerable and Islam*, Princeton 1964; H. Bobzin, *Der Koran im Zeitalter der Reformation*, Stuttgart (forthcoming;=Beiruter Texte und Studien, vol.42), ch. 2.2.4.4.

3. ed. Bibliander, Basle 1543, p. 188. *(Incredulos taliter alloquere: Ego quidem legem vestram atque sectam minime sequor, nec vos meam. Iqitur mea maneant, vobisque vestra.)*

4. M.-Th. d'Alverny, 'Quelques manuscrits de la "Collectio Toletana", in: G. Constable/ J. Kritzeck (ends.) *Petrus Venerabilis* (1156-1956), Rome 1956 (=Studia Anselmiana 40), 202-218.

5. *Cribratio Alcorani;* cf. L. Hagemann, *Der Kur'an in verstandnis und Kritik bei Nikolaus v. Kues*, Frankfurt a. M. 1976 (=Frankfurter Theol. Studien 21); Bobzin, *Koran*, ch. 2.2.2.

6. *Contra Alchoranum & sectam machometicam libri quinque;* ef. Hagemann, *Kur'an, S. 50ff.; Bobzin,* Koran, *ch. 2.2.4.8.*

7. *Tractatus contra principales errores perfidi Mahometi.*

8. Bobzin, *Koran*, ch. 3.5.4.1.

9. Bobzin, *Koran*, ch. 2.2.4. and ch. 3.5.4.1.

10. M. Steinmann, *Johannes Oporinus. Ein Basler Buchdrucker um die Mitte des 16. Jahrhunderts*, Basel & Stuttgart 1967 (=Basler Beitrage zur Geschichtswissenschaft, 105), p. 220-31; Bobzin, *Karan*, ch. 3.5.1.

11. ان میں سے اہم :*Cribratio Alcorani* by Nicolaus Cusanus and the *Confutaatio Alcorani* by the Florentine Dominican Ricoldo da Monte Croce. Bobzin, *Koran*, ch. 2.2.2. and ch. 2.2.1.

12. اس جلد میں بہت اہم تھے :*Tractatus de morbus, religione, conditionibus et nequitia Turcorum* by George of Hungaria (ef. Bobzin, *Koran*, p. 38 ff.) اور دو کتابیں اطالوی عالم :Paolo Giovio (1483-1552): *Turcicarum rerum commentarius* and *Ordo ac disciplina Turcicae militiae* (ef. Bobzin, *Koran*, ch. 3.5.3. n. 410).

13. اس کے کئی ایڈیشن کے لیے دیکھیے : Bobzin, *Koran*, ch. 3.5.2 (with further references).
اریکا (ترکی) سے مطبوعہ تراجم قرآن کی کتابیات قابل اعتماد نہیں ہے جو ثانوی ماخذ پر مبنی ہے۔

14. *L'Alcorano di Malometto, nel qual si contiene la dottrina, la vita, i costumi, e le legi sve*. Tradotto nuovamente dall' Arabo in lingua Italiana. 1547; Bobzin, *Koran*, ch. 3.5.5; C. de Frede, *Cristianita e Islam fra la fine del medio evo e gli inizi dell'eta moderna*, Napoli s.a., p. 63ff.

15. Bobzin, *Koran*, ch. 3.5.5.

16. شوائیگر کی زندگی اور اسفار کے بارے میں دیکھیے : Bobzin,Koran, ch. 3.5.5.

17. *Alcoranus Mahometicus, Das ist: der Turcken Alcoran Religion und Aberglauben*. Nurnberg: Simon Halbmaier.۱۶۲۳ء اسی جگہ دوسرا ایڈیشن

18. *De Arabische Alkoran, Door de Zarazijnsche en de Turcksche Prophete Mahomet*. Hamburg: Barent Adriaensz. Berentsma 1641. Bobzin, *Koran*, ch. 3.5.5., n. 635.

19. *Al-Koranum Mahumedanum. Das ist der Turcken Religion Gesetz und Gottes-lasterliche Lehr...* Nurnberg: J.A. & W. Endters d. J. Erben 1659. (1664).

20. *Mahometis Abdallae filii Theologia dialogo explicata... Alcorani Epitome Roberto Ketenense Anglo interprete,* [Nurnberg] 1543. مزید معلومات کے لیے دیکھیے Bobzin, *Koran,* ch. 4.

21. *Alcorani textus universus. Ex correctioribus Arabum exemplaribus summa fide, atque pulcherrimis characteribus descriptus, eademque fide, ac pari diliqentia ex Arabico idiomate in Latinum translatus.* Patavii (Padua) 1698. - For Marracci ef. Enciel. *Cattolica* VIII, 188; E. D. Ross in: BSOAS 2 (1921/3) 117-123; G. Levi della Vida, *Aneddoti e svaghi arabi e non arabi,* Milano/Napoli 1959, 193-210.

22. On M.s Islamic sources of C. A. Nallino, in: Raccolta di scritti II (Roma 11940) 90-134.

23. "Marraccius verbum nimis saepe verbo reddens, crebrasque parentheses exegeticas addens, genere scriptionis utitur, tam barbaro, aspero, abrupto, inculto, ut lectores fere offendat..." (O. Dombey, *Nova versio partis surae II.* (Diss., praes. J. D. Michaelis), Gottingen 1754, p. *a.

24. *Mohammedis Filii Abdallae pseudo-Prophetae Fides Islamitica, i. e. Al-Coranus ex idiomate Arabico... Latine versus...* Cura et opera M. Christiani Reineccii. Lipsiae (Leipzig): Lanckisch 1721. - For Reineccius see AADBXXVIII, 15-17;

25. *Al-Coranus s. Lex Islamitica Muhammedis, filii Abdallae Pseudoprophetae, ad optimorum codicum fidem edita,* Hamburg: Ex officina Schultzio-

Schilleriana 1694.- in: *Libris et Litteris* (FS H. Tiemann, Hamburg 1959) 149-166.

26. Cf. D. WieBner, *David Nerreter (1649-1726)*, in: ZS. f. Bayer. Kirchen-geschichte 23 (1954) 144-164.

27. 1590-1654; ef. DNB XLIX (1897) 251f.; J. N. Wise, *Sir Thomas Browne's "Religio Medici" and two 17th Century Critics (K. Digby & Alex. Ross)*, Columbia/ Miss. 1973.

28. *Neu-eroffnete Mahometanische Moschea* etc., Nurnberg: Wolfgang Moritz Endter 1703.

29. (Carl Rose:) *Ueber die muhammedanische Religion, deren Sekten, Gebrauche, Feste, geistliche Orden etc.*, Elberfeld: Comptoir f. Literatur 1800.

30. d'Alverny, 'Deux traductions' (above, n.2), pp. 113f.; M.-Th. d'Alverny & G. Vajda, "Marc de Tolede, Traducteur d'Ibn Tumart', in: *Al-Andalus* 16 (1951) 99-140. 259-307; 17 (1952) 1-56; Bobzin, *Koran*, ch. 2.2.4.5.

31. D. Cabanelas Rodriguez, *Juan de Segovia y el problema islamico*, Madrid 1952; Bobzin, *Koran*, ch. 2.2.4.7.

32. Cod. Vat. Lat. 2923.

33. Bobzin, *Koran*, ch. 2.2.4.11. For Egidio see F. *Secret, Les Kabbalistes Chretiens de la Renaissance*, Paris 1964, p. 106ff.

34. Milan, Bibl. Ambrosiana, Ms. D 100 inf.

35. [illegible]al-Hasan b. Muh. al-Wazzan as-Zayyati; ef. L. Massignon, EI2 V, 723f.

36. Bobzin, *Koran*, ch. 2.2.4.10 with further references.

37. The autograph is preserved in Cod. Vat. Lat. Urbin. 1384; Later copies in

Paris, Padua, Venice and Vienna,

38. 1572-1638; ef. K. Onasch RGG3 IV, 472f.; G. Hering, *Okumenisches Patriarchat und europaische politik 1620-1638,* Wiesbaden 1968.

39. Zentralbibliothek Zurich, Ms. C 199; ef. E. Gagliardi & L. Forrer, *Katalog der Handschriften der ZB Zurich, Bd. II, Zurich 1982, Sp. 371f.*

40. *Analecta Historico- Theologica,* Zurich 1652, Diss. VII, p. 552.

41. M. Devic, "Une traduction inedite du Coran', in: JA VIII s.,t. I, 1883, 343-406, and more recently F. Richard, "Le Franciscain Dominicus Germanus de Silesie, grammairien et auteur d'apologie en persan', in: *Islamo-christiana* 10 (1984) 91-107.

42. For the manuscripts (two copies in the Library of the Escurial, one copy in the Library of the Faculty of Medicine, Montpellier) see Devic.

43. Migne, *Patrologia Latina* 157, 535-706; the chapter dealing with the Sarracens, ibid. 597-606.

44. Bobzin, *Koran,* ch. 2.2.4.3.

45. G.Graf, *Geschichte der christlichen arabischen Literatur,* Bd. II, Rom 1947, p. 135-45.

46. Bobzin, *Koran,* ch. 2.2.4.4. (further references).

47. d'Alverny & Vajda (above n. 27) p. 124ff..

48. Bobzin, *Koran,* ch. 2.2.1.; A. Dondaine, 'Ricoldiana' in: Archivum Fratrum Praedicatorum 37 (1967) 119-79; J.M. Merigoux, 'Un pre-curseur du dialogue islamochretien, Frere Ricoldo (1243-1320)', in: Revue Thomiste 73 (1973) 609-21.

49. Bobzin, *Koran,* ch. 2.2.1.: اس کا اصل لاطینی ٹیکسٹ ابھی حال ہی میں چھپا ہے، دیکھیے: J.-M.

Merigoux in Memorie Domenicane N.S. 17, 1986.

50. Utrecht 1705; enlared version 1717(2); translations in several vernacular languages. For Reland ef. M. Bastiaensen, 'A.R. et la justification des etudes orientales (1701)', in: Etudes sur le XVIII siecle 1 (1974) 13-27.

51. For Erpenius ef. W. M. C. Juynboll, *Zeventiende-eevwsche Beoefenaars van het Arabisch in Nederland,* Diss. phil. Utrecht 1931 (ef. the review by Snouck-Hurgronje in: Dt. Lit. Ztg. 1934, Sp. 1446ff.); J. Fuck, Die arabischen Studien in Europa, Leipzig 1955, p. 59f.

52. Cf. J. F. Hirt, 'Einige kleine rare zur arabischen Litteratur gehorige Zechen-dorffsche Schriften', in: Orient. u. exeg. Bibliothek 8, 284-297; C. F. de Schnurrer, *Bibliotheca Arabica,* Halle a. S. 1811 (repr. Amsterdam 1968), p. 405, Nr. 369f.) Cf. Schnurrer, p. 406, Nr. 371.

54. Redslob, ADB 10 (1879) 299f.

55. C. Siegfried, ADB 23 (1886) 702f. ; A. Rahlfs, Nachr. d. kgl. Ges. d. Wiss. z. Gottingen, phil.-hist. Kl. 1917, p. 285ff.; Juynboll, *Beoefenaars,* p. 211ff.

56. M. Steinschneider, *Christliche Hebraisten,* Hildesheim 1973, p. 17 (Nr. 102).

57. J. Gunther, *Lebensskizzen der Professoren der Universitat Jena,* Jena 1858 (repr. Aalen 1979), p. 186f.; Schnurrer, *Bibliotheca Arabica,* p. 410, Nr. 375.

58. 1668-1710.-K. Tautz, *Die Bibliothekare der Churfurstlichen Bibliothek zu Colln an der Spree,* Leipzig 1925, p. 187-191.

59. Tautz, pp. 215ff.; H. Bobzin, 'Die Koranpolyglotte des Andreas Acoluthus (1654-1704)', in: *Germano-Turcica. Zur Geschichte des Turkisch-Lernens in den deutschsprachigen Landern,* Bamberg 1987, p. 57ff.